بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۲۲ صلح ۱۳۴۴ ہش ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ ۲۲ جنوری ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

- محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب -

ربوہ ۲۱ جنوری بوقت ۱۰ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ زمانہ اسلام کی بہار کا ہے خدا تعالیٰ اپنی تقدیر نافذ کر کے رہے گا

خدا کے فضل کا دروازہ کھل گیا ہے اور اس نے جو ارادہ کیا ہے اسے وہ پورا کرے گا

"یہ زمانہ اسلام کی بہار کا ہے۔ اگر ہم چپ بھی کریں تو خدا تعالیٰ باز نہ آوے گا اور اصل میں ہم کیا کرتے ہیں وہ تو سب کچھ خدا ہی کر رہا ہے ہم تو صرف اسی لئے بولتے اور لکھتے ہیں کہ ثواب ہو۔ اب اس کے فضل کا دروازہ کھل گیا ہے اور خدا نے جو ارادہ کر لیا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ دیکھو نہ ہمارے واعظ ہیں نہ لیکچرار ہیں نہ انجمنیں ہیں مگر جماعت ترقی کر رہی ہے ہزاروں نے صرف خواب کے ذریعے سے بیعت کی۔ کوئی ان کو بتلانے اور سمجھانے والا نہ تھا۔ آخر خدا نے دستگیری کی۔ کیا ہماری طاقت تھی کہ ہم یہ سب کچھ کر لیتے؟ یہ اسی کا ہاتھ ہے جو کر رہا ہے۔ صدق ایسی شے ہے کہ انسان کے دل کے اندر جب گھر کر جاوے تو اس کا نکلنا مشکل ہے جو لوگ ہمارے عقائد کو بعد تحقیق قبول کر لیتے ہیں تو جان سے زیادہ ان کو عزیز جانتے ہیں۔ ایک نمونہ مولوی عبد اللطیف ؓ ہیں کہ ہزاروں مرید رکھتے تھے۔ ریاست ان کی تھی دولت بھی بے شمار تھی۔ شاہی دستار بند تھے۔ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر موت قبول کی۔ کیا یہ قوت اور برکت جھوٹ میں ہو سکتی ہے؟ کیا بجز سچائی کے اور بھی کسی میں یہ طاقت ہے؟ یہاں پنجاب میں بھی بہت سے لوگ ہیں کہ صرف ایمان کے لئے تکلیف دیئے جاتے ہیں۔ قوم برادری اور گاؤں والے ان کو طرح طرح کی اذیت صرف اس لئے دیتے ہیں کہ انہوں نے مسیح کو قبول کیا ہے۔ پس اگر خدا تعالیٰ دلوں میں نہیں ڈالتا تو وہ ان مصائب کو کیونکر برداشت کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ حقیقی باپ اور بھائی بھی ان لوگوں سے الگ ہو جاتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں کہ دو آنے روز محنت کر کے کماتے ہیں اُس میں سے ہمیں چندہ دیتے ہیں۔ تہجد پڑھتے ہیں نمازوں کے پابند ہیں۔ خدا تعالیٰ کے آگے تضرع اور ابتہال کرتے ہیں۔ اب سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ اُن کو نورِ ایمان عطا کرے اور دلوں میں صدق ڈالے، یہ سب کچھ کب حاصل ہو سکتا ہے۔"

(البدر ۸ مارچ ۱۹۰۴ء)

اخبار احمدیہ

ربوہ:- رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں مسجد مبارک میں سلسلہ وار پورے قرآن مجید کے درس کے علاوہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درسوں کا سلسلہ بھی بدستور جاری ہے:

مزید برآں امسال ربوہ کی چھ مساجد میں التزام کے ساتھ نماز تراویح کے دوران قرآن مجید سنایا جا رہا ہے۔ جیسا کہ قبل ازیں اخبار میں اطلاع شائع ہو چکی ہے مسجد مبارک میں مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نماز تراویح پڑھا رہے ہیں۔ مسجد مبارک کے بعد محلہ جات کی مساجد میں سے سب سے بڑی مسجد دار الرحمت غربی (محلہ سنڈی) کی مسجد ہے اس میں نماز تراویح کے دوران مکرم حافظ قاری محمد عاشق صاحب قرآن مجید سنا رہے ہیں۔ اسی طرح دار الصدر جنوبی، دار الرحمت وسطی، دار الرحمت شرقی اور دار البرکات کی مساجد میں بھی نماز تراویح التزام کے ساتھ باجماعت ادا کی جا رہی ہے۔ ان چاروں مساجد میں علی الترتیب مکرم حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید، مکرم حافظ ماسٹر سعد اللہ خاں صاحب، مکرم حافظ عباس علی صاحب اور مکرم حافظ محمد امین صاحب تراویح کی نماز پڑھا رہے ہیں:

-۰- محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت ہیگ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۶۵ء بروز ہفتہ صبح ساڑھے نو بجے مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام کالج ہال میں طلبائے کالج سے خطاب فرمائیں گے۔ حاضرین سوال و جواب کے رنگ میں محترم چوہدری صاحب موصوف سے استفادہ کریں گے۔ احباب کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے:

(معتمد مجلس ارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ جنوری ۶۵ء

انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا حقیقی مقصد

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تمام انبیاء علیہم السلام جو دنیا میں آئے ہیں اگرچہ انہوں نے جو احکام دنیا کو سنائے وہ مبسوط اور مطول تھے اور بہت کچھ جزئیات بھی بیان کر دیں۔ اور تمام امور جو توحید، تہذیب معاملات اور معاد کے متعلق ہوتے ہیں۔ غرض جس قدر امور انسان کو چاہئیں ان سب کے متعلق وہ ہر قسم کی ہدایتیں اور تعلیمیں لوگوں کو دیا کرتے تھے۔ باوجود ان ساری جزئی تعلیموں اور ہدایتوں کے ہر ایک نبی کی اصل غرض اور مقصد یہ رہا ہے کہ لوگ گناہوں سے نجات پا کر اور ہر قسم کی بدیوں اور بدکاریوں سے بکلّی نفرت کر کے خدا ہی کے لئے ہو جاویں۔ انسانی پیدائش کی اصل غرض اور مقصد بھی یہی ہے کہ وہ خدا کے لئے ہو جائے۔ اس لئے انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض اسی مقصد کی طرف انسان کو رہبری کرنا ہوتا ہے تاکہ وہ اپنی گم گشتہ متاع اور مقصد کو پھر حاصل کرلے۔ گناہ اگرچہ بہت ہیں اور ان کے بہت سے شعبے اور شاخیں ہیں یہاں تک کہ ہر ادنیٰ قسم کی غفلت بھی گناہ میں داخل ہے لیکن عظیم الشان گناہ جو اس مقصد عظیم کے بالمقابل انسان کو اصل مقصد سے ہٹانے کے لئے پڑا ہوا ہے وہ شرک ہے۔ انسان کی پیدائش کی اصل غرض اور مقصد یہ ہے کہ وہ خدا ہی کے لئے ہو جائے اور گناہ اور اس کے محرکات سے بہت دور رہے اس لئے کہ جوں جوں بدقسمت انسان اس میں مبتلا ہوتا ہے اسی قدر اپنے اصل مدعا سے دور ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ آخر گرتے گرتے ایسی سفلی جگہ پر جا پڑتا ہے جو مصائب اور مشکلات اور ہر قسم کی تکلیفوں اور دکھوں کا گھر ہے جس کو جہنم بھی کہتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صـ ۷۸-۷۹)

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی اصل غرض کیا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کے آغاز ہی میں فرمایا ہے:۔

ذالك الكتاب لاريب فيه
هدًى للمتقين الّذين
يؤمنون بالغيب ويقيمون
الصّلٰوة وممّا رزقنٰهم
ينفقون والّذين يؤمنون
بما انزل اليك وما انزل
من قبلك وبالاٰخرة هم
يوقنون - اولٰئك على هدًى
مّن ربّهم واولٰئك هم المفلحون

اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام جو انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوتا ہے وہ اسی مقصد کے پورا کرنے کیلئے نازل ہوتا ہے جس مقصد کے لئے انبیاء علیہم السلام نازل ہوتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وما خلقت الجنّ والانس
الّا ليعبدون۔

یعنی ہم نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔ سورۂ فاتحہ میں جو دعا سکھائی گئی ہے وہ بھی یہی ہے کہ:۔

اهدنا الصراط المستقيم
صراط الّذين انعمت عليهم

یعنی ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے اپنے انعامات کی بارش کی ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود انسانوں کو اللہ تعالیٰ کے راستہ پر گامزن کرنا اور اس راستہ پر ان کی رہنمائی کرنا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور اللہ تعالیٰ کی تعلیمات اسی لئے نازل ہوتی ہیں۔ یہی حقیقی مقصد ہے۔

افسوس ہے خود ساختہ مصلحین عوام کے سامنے چھوٹے چھوٹے مقاصد رکھ دیتے ہیں اور ان کو حقیقی صراطِ مستقیم سے بھٹکا دیتے ہیں اور پھر غلطی پر غلطی کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ لوگ حقیقی مقصد کو بھول جاتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے مقاصد کی بھول بھلیوں میں پھنس کر رہ جاتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے غلط ڈھکوسلوں سے انبیاء علیہم السلام کے راستہ میں روک بن جاتے ہیں۔

خشتِ اوّل چوں نہد معمار کج

مودودی صاحب کا جو عبرتناک انجام ہوا ہے اس کو ڈھانپنے کے لئے آپ کے دوستوں کو بڑی مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے حالانکہ اگر یہ لوگ سوچیں تو مودودی صاحب کا آغاز ہی ان کے عبرتناک انجام کا پتہ دے رہا تھا آپ نے جس شاعرانہ انداز سے اپنی تحریک کی بنیاد ڈالی تھی اور جس طرح کا کردار آپ نے اس کے متعلق شروع ہی سے دکھایا تھا ایک دوراندیش اور غور سے مطالعہ کرنے والا ذہن اسی سے اندازہ کر سکتا تھا کہ یہ بیل منڈھے چڑھنے والی نہیں۔

مودودی صاحب نے اللہ تعالیٰ کے دین کو شروع ہی سے کمیونزم قسم کی ایک تحریک کے طور پر پیش کرنے کی جسارت کی ہے چنانچہ آپ جہاں کہیں بھی اپنی تحریک کے طریق کار کا ذکر کرتے ہیں آپ کو اشتراکیت ہی میں اس کی نظیر ملتی ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے اسلام کا جو نظریہ آپ نے پیش کیا وہ یہ تھا کہ

"پس دنیا میں انبیاء علیہم السلام کے مشن کا منتہائے مقصود یہ رہا ہے کہ حکومتِ الٰہیہ قائم کر کے اس پورے نظامِ زندگی کو نافذ کریں جو وہ خدا کی طرف سے لائے تھے۔ وہ اہل جاہلیت کو یہ حق دینے کے لئے تیار تھے کہ اپنے جاہلی اعتقادات پر قائم رہیں اور جس حد کے اندر ان کے عمل کا اثر انہی کی ذات تک محدود رہتا ہے اس میں اپنے جاہلی طریقوں پر بھی چلتے رہیں مگر وہ انہیں یہ حق دینے کے لئے تیار نہ تھے اور فطرۃً نہ دے سکتے تھے کہ اقتدار کی کنجیاں ان کے ہاتھ میں رہیں اور وہ انسانی زندگی کے معاملات کو جاہلیت کے قوانین پر چلائیں۔ اسی وجہ سے تمام انبیاء نے سیاسی انقلاب برپا کرنے کی کوشش کی۔ بعض کی مساعی صرف زمین تیار کرنے کی حد تک رہیں جیسے حضرت ابراہیمؑ۔ بعض نے انقلابی تحریک عملاً شروع کر دی مگر حکومتِ الٰہیہ قائم کرنے سے پہلے ہی ان کا کام ختم ہو گیا جیسے حضرت مسیحؑ۔ اور بعض نے اس تحریک کو کامیابی کی منزل تک پہنچا دیا جیسے حضرت موسیٰؑ اور سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔"

(تجدید و احیائے دین صـ ۲۲-۲۳)

ہم نے یہ طویل اقتباس اس لئے دیا ہے کہ مودودی صاحب کی تحریک کا طول و عرض اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔ یہ وہ ذہنیت ہے جو مودودی صاحب کے تمام کاروبار میں کام کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ ایک مسلمان جس نے قرآن و حدیث کا صرف مطالعہ ہی نہیں کیا بلکہ اپنی زندگی کی رہنمائی اسلامی اصولوں سے کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے لئے مودودی صاحب کے ان الفاظ سے یہ اندازہ لگا لینا کہ یہ ریل گاڑی کلکتہ کی طرف جا رہی ہے یا کراچی کی طرف کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔

یہی ذہنیت ہے جس نے مودودی صاحب کی قلم سے ایسے ایسے شہ پارے نکلوائے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کی روشنی میں نعوذ باللہ محض ایک لینن یا ایک مسولینی یا ایک ہٹلر بن کر رہ جاتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی پہلی تصنیف الجہاد فی الاسلام میں فرمایا:۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تیرہ برس تک عرب کو اسلام کی دعوت دیتے رہے۔ وعظ و تلقین کا جو مؤثر سے مؤثر انداز ہو سکتا تھا اسے اختیار کیا مضبوط دلائل دیئے واضح حجتیں پیش کیں۔ فصاحت و بلاغت اور زورِ خطابت سے لوگوں کے دلوں کو گرمایا۔ اللہ کی جانب سے محیر العقول معجزے دکھائے اپنے اخلاق اور پاک زندگی سے نیکی کا بہترین نمونہ پیش کیا اور کوئی ذریعہ ایسا نہ چھوڑا جو حق کے اظہار و اثبات کے لئے مفید ہو سکتا تھا لیکن آپ کی قوم نے آفتاب کی طرح آپ کی صداقت کے روشن ہونے کے باوجود آپ کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ... لیکن جب وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعیٔ اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی ... تو دلوں سے رفتہ رفتہ بدی و شرارت کا زنگ چھوٹنے لگا طبیعتوں سے فاسد مادے خود بخود نکل گئے۔ روحوں کی کثافتیں دور ہو گئیں اور آنکھوں سے پردہ ہٹ کر حق کا نور صاف عیاں ہو گیا بلکہ گردنوں میں وہ سختی اور سروں میں وہ نخوت بھی باقی نہیں رہی جو ظہورِ حق کے بعد انسان کو اس کے آگے جھکنے سے باز رکھتی ہے۔ عرب کی طرح دوسرے ممالک نے بھی جو اسلام کو اس سرعت سے قبول کیا کہ ایک صدی کے اندر ربع تہائی دنیا مسلمان ہو گئی تو اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کر دیا جو دلوں پر پڑے ہوئے تھے جس کے اندر کوئی اخلاقی تعلیم پنپ نہیں سکتی ان حکومتوں کے تختے الٹ دیئے جو حق کی دشمن اور باطل کی پشت پناہ تھی۔"

(الجہاد فی الاسلام صـ ۱۳۷، صـ ۱۳۸)

پھر اگر مودودی صاحب کا وہ عبرتناک انجام ہوا ہے جس کو دیکھ کر بعض بھولے بھالے لوگ افسوس کرتے ہیں اور حق کو چھپانے کے لئے مودودی صاحب کے دوست اب لمبے لمبے مضامین لکھ رہے ہیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔

نفل کے ذریعہ انسان بہت بڑا درجہ اور قرب حاصل کرتا ہے

(المسیح الموعود)

مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے ربوہ

اسلام میں فرائض کی ادائیگی کے علاوہ نوافل پر بھی بے حد زور دیا گیا ہے۔ کیونکہ فرائض کی کمی نوافل کے ذریعہ پوری ہوتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ایک فرائض ہوتے ہیں دوسرے نوافل یعنی ایک تو وہ احکام ہیں جو بطور حق واجب کے ہیں اور نوافل وہ ہیں جو زائد از فرائض ہیں اور وہ اس لئے ہیں کہ تا فرائض میں اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو نوافل سے پوری ہو جائے"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۹۸-۱۹۹)

نیز فرماتے ہیں:

"انسان جس قدر نیکیاں کرتا ہے اس کے دو حصے ہوتے ہیں ایک فرائض دوسرے نوافل۔ فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہے۔ جیسے قرضہ کا اتارنا یا نیکی کے مقابل نیکی ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں۔ یعنی ایسی نیکی جو اس کے حق سے فاضل ہو جیسے احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اور احسان یہ نوافل ہیں۔ یہ بطور تکملات اور متممات فرائض کے ہیں"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۴۰)

فرائض کی کما حقہ ادائیگی میں انسان سے بسا اوقات کوتاہی ہو جاتی ہے۔ اس کمی کو دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بعض نیکیاں بطور نفل سرانجام دے۔ محض فرائض پر انحصار رکھنے والے انسان کی مثال اس طالب علم کی سی ہے جو یہ خیال رکھے کہ سو میں سے ۳۳ نمبر حاصل کرکے وہ امتحان میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ نصاب کے صرف تیسرے حصہ کا مطالعہ کرے۔ ایسا طالب علم امتحان میں کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ اس حصہ میں سے بھی کئی ایک باتیں اس کے ذہن نشین ہونے سے رہ جائیں گی جو یقیناً اس کے نمبر کم کرنے کی باعث ہوں گی پس محض فرائض کی ادائیگی پر اکتفا مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔ اسی لئے اسلام میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ نیکیوں میں نوافل کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔ ماہ رمضان کے روزوں کے علاوہ دیگر ایام میں بھی نفلی روزے رکھے جائیں۔ احسان کرنے والے کو اس کے احسان کا بہتر رنگ میں بدلہ دیا جائے۔ تحفہ دینے والے کو اس سے بہتر تحفہ دیا جائے۔

اور قرض دینے والے شخص کو قرض کی رقم کی ادائیگی کے علاوہ حتی الوسع اپنے طور پر کچھ زائد رقم دی جائے۔

حدیث بخاری شریف میں مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

لَا یَزَالُ یَتَقَرَّبُ عَبْدِیْ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّذِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّذِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَلَئِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعہ مجھ سے قریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ میرے دل میں بھی اس سے محبت پیدا ہو جاتی ہے اور جب وہ میرا محبوب بن جائے تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے میں اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے میں اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور میں اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اور جب وہ کچھ مانگتا ہے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں اور جب میری پناہ میں آ جاتا ہے۔ تو میں ضرور اسے پناہ دیتا ہوں"۔

اسی حدیث کی تشریح فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پس یاد رکھو کہ خدا سے محبت تام نفل ہی کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ پھر میں ایسے مقرب اور مومن بندوں کی نظر ہو جاتا ہوں۔ یعنی جہاں میرا منشاء ہوتا ہے وہیں ان کی نظر پڑتی ہے۔ ...... ان کے کان ہو جاتا ہوں یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جہاں اللہ کی یا اس کے رسول کی یا اس کی کتاب کی تحقیر یا ذلت ہوتی ہے۔ وہاں سے بیزار ہو کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں وہ سن نہیں سکتے۔ اور کوئی ایسی بات جو اللہ تعالےٰ کی رضا اور حکم کے خلاف ہو نہیں سنتے اور ایسی مجلسوں میں نہیں بیٹھتے ایسا ہی فسق و فجور کی باتوں اور سماع کے ناپاک نظاروں اور آوازوں سے پرہیز کرتے ہیں نامحرم کی آواز سنکر برے خیالات کا پیدا ہونا زنا ما لاذن ہے ...... اسی لئے اسلام نے پردہ کی رسم رکھی ہے ......

پھر فرماتا ہے کہ ہو جاتا ہوں اس کے ہاتھ بعض وقت انسان ہاتھوں سے بہت بے رحمی کرتا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ مومن کے ہاتھ بے جا طور پر اعتدال سے نہیں بڑھتے وہ نامحرم کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ پھر فرماتا ہے اس کی زبان ہو جاتا ہوں اسی پر اشارہ ہے مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اسی لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ اللہ کا ارشاد تھا۔ اور آپ کے ہاتھ کے لئے فرمایا۔ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔ غرض نفل کے ذریعہ انسان بہت بڑا درجہ اور قرب حاصل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اولیاء اللہ کے زمرہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ پھر مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَتْہٗ بِالْحَرْبِ۔ جو میرے ولی کا دشمن ہو میں اس کو کہتا ہوں کہ اب میری لڑائی کے لئے تیار ہو جا۔ حدیث میں آتا ہے۔ خدا شیرنی کی طرح جس کا کوئی بچہ اٹھا لے جاوے اس پر جھپٹتا ہے۔ غرض انسان کو چاہیئے کہ وہ اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ سعی کرتا رہے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۹۹ و صفحہ ۲۰۰)

(۲)

اسلام میں فرائض نماز کے علاوہ نوافل کی ادائیگی پر بالخصوص زور دیا گیا ہے اور انہیں عظیم روحانی ترقیات کا زینہ قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا۔ وَمِنَ الَّیْلِ فَتَھَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

(سورہ بنی اسرائیل)

ترجمہ۔ تو سورج کے ڈھلنے کے وقت سے لے کر رات کے خوب تاریک ہو جانے کے وقت تک (کی مختلف گھڑیوں میں) نماز کو عمدگی سے ادا کیا کر۔ اور صبح کے وقت (قرآن) کے پڑھنے کو بھی (لازم سمجھ) صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا یقیناً (اللہ تعالےٰ کے حضور میں ایک مقبول عمل) ہے۔ اور رات کو بھی تو اس (یعنی قرآن) کے ذریعہ سے کچھ سو لینے کے بعد شب بیداری کیا کر جو تجھ پر ایک زائد انعام ہے۔ (اس طرح پر) بالکل متوقع ہے کہ تیرا رب تجھے حمد والے مقام پر کھڑا کر دے۔"

(تفسیر صغیر)

ان آیات شریفہ میں اللہ تعالےٰ نے نوافل نمازیں بالخصوص تہجد کو "مقام محمود" کے حصول کا ذریعہ بیان فرمایا ہے نوافل نماز میں دراصل انسان دنیا سے الگ ہو کر گوشہ تنہائی میں آستانہ الٰہی پر جھکتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے حضور سینہ کھول کر رکھ دیتا ہے۔ اس وقت کی کیفیت کچھ وہی لوگ جانتے ہیں جو نماز تہجد کے سوز و گداز کا ذاتی تجربہ رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"نوافل متمم فرائض ہوتے ہیں نفل کے وقت دل میں ایک خشوع اور خوف ہوتا ہے کہ فرائض میں جو قصور ہوا ہے وہ اب پورا ہو جائے۔ یہی وہ راز ہے جو نوافل کو قرب الٰہی کے ساتھ بڑا تعلق ہے گویا خشوع اور تذلل اور انقطاع کی حالت اس میں پیدا ہوتی ہے"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۶۶)

اسی لئے حضور علیہ السلام کا تاکیدی ارشاد ہے کہ:

"چاہیئے کہ ہر ایک شخص تہجد میں اٹھنے کی کوشش کرے"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۰)

اللہ تعالےٰ ہماری سستی اور غفلت کو دور فرمائے اور ہمیں دیگر نوافل کے ساتھ التزام سے نماز تہجد ادا کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے تا ہم عاجز بندے بھی ان نعماء اور برکات کے وارث ہوں جو ان سے وابستہ ہیں۔ آمین۔

"پانچ وقت اپنی نمازوں میں دعا کرو۔ اپنی زبان میں بھی دعا کرنی منع نہیں ہے۔ نماز کا مزا نہیں آتا جب تک حضور نہ ہو اور حضور قلب نہیں ہوتا ہے جب تک عاجزی نہ ہو۔ عاجزی جب پیدا ہوتی ہے جو یہ سمجھ آ جائے کہ کیا پڑھتا ہے اس لئے اپنی زبان میں اپنے مطالب پیش کرنے کے لئے جوش اور اضطراب پیدا ہو سکتا ہے مگر اس سے یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہیئے کہ نماز کو اپنی زبان میں ہی پڑھو"

(حضرت مسیح موعود)

ماہ رمضان اور جماعت احمدیہ

(حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب)

یہ کس قدر خوشی کا مقام ہے کہ ابھی چند دن قبل جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک لاکھ کی تعداد میں احمدی احباب مرکز احمدیت ربوہ میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی برکتیں حاصل کر چکے ہیں۔ اس جلسہ کے معاً بعد خدا تعالیٰ نے احباب جماعت کی نیک سعی کے بدلہ میں رمضان المبارک کا مبارک تحفہ دے آیا ہے۔ کیا ہی مبارک ہیں وہ احمدی بھائی جو محض خدا تعالیٰ کو پانے کی سعی کے لئے انتہائی سردی کے دنوں میں گھروں سے نکل کر اس مقام بے آب و گیاہ میں جمع ہوئے اور تین دن تک اپنے محسن رب کے حضور گریہ و بکا کرتے رہے۔ مگر ہمارا خدا وہ خدا ہے جو نیکیوں کو نیک بدلہ دینے میں ہرگز دیر نہیں کرتا۔ وہ ....

...۔ واذا الجنۃ ازلفت کے وعدہ کے مطابق جلسہ سالانہ کے سات دن کے بعد رمضان شریف کی جنت ان کے لئے لے آیا جو علاوہ روزہ کی لذت کے درس قرآن کی عظیم الشان نعمت بھی پیش کر رہا ہے۔

ان ایام میں یوں تو جگہ بجگہ احمدی جماعتوں میں درس القرآن ہو رہا ہے لیکن درس قرآن کا سب سے بڑا اور پُر لطف دستر خوان ربوہ کی مسجد مبارک میں لگتا ہے جبکہ ہزاروں کی تعداد میں احمدی احباب روزہ کی لذت لئے مسجد میں ظہر کے وقت آ جاتے ہیں اور درس قرآن لگاتار تین گھنٹے سُن کر اپنی روحانی لذت کو کئی گنا بڑھا کر گھروں کو چلے جاتے ہیں۔

کیا ہی خوش قسمت اور قابلِ عزت و توقیر وہ ہستیاں ہیں جو للّٰہی طور پر درس قرآن دیتی ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں برکت دے اور ان کے مرتبوں کو بلند فرمائے اور بیش از پیش اس کارِ خیر کو انجام دینے کی توفیق دے۔

درس دینا کچھ آسان کام نہیں ہے۔ سب سے پہلی بات تو تین گھنٹے کلام کرنا ہے پھر قرآن کریم کے مشکل مقامات کا حل کرنا ہے اور ایک پارہ کے درس کا مقررہ وقت کے اندر ختم کرنا ہے ان کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور ان کی صحت کو برقرار رکھے اور ان کی عمر دراز فرمائے۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ ان ربانی علماء کی درازیٔ عمر کے لئے دعا کرتے رہیں۔

یہ سال کچھ بابرکت معلوم ہوتا ہے شاید اللہ تعالیٰ کی رحمتِ خاص کا اسلام کے حق میں نزول ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حضور رونے اور بلبلانے کی توفیق دے اور ہماری آرزوؤں کو جو دینِ اسلام کے بکمال تمام پھیلنے کے متعلق ہیں پوری فرما دے۔ پھر ہماری تضرعات کو سنتے ہوئے ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمتِ اسلام کی توفیق بخشے اور ہمارے امام ہمام کو جن کے ہاتھ پر جمع ہو کر ہم بھائی بھائی بنے ہیں اپنے فضل سے صحت عطا فرمائے اس طرح پر اس بابرکت خاص مہینہ کے خاتمہ پر ہمیں بجائے ایک کے کئی عیدیں دیکھنا نصیب کرے۔ آمین۔

مبارک ہے جماعتِ احمدیہ جو خدا تعالیٰ کو سمیع و بصیر، قادر و توانا یقین کرتی ہے اور یقینِ کامل کے ساتھ اپنے رب کے حضور دعاؤں میں لگی رہتی ہے اور دعاؤں کی قبولیت کے انعام حاصل کرتی ہے اور اس یقین پر قائم ہے کہ وہ ایک نہ ایک دن ضرور دینِ اسلام کو دنیا بھر میں پھیلانے میں کامیاب ہو جائے گی۔

انشاء اللہ تعالیٰ

جتنے بندھن تھے توڑ آئے ہیں

ساری دُنیا کو چھوڑ آئے ہیں ❊ جتنے بندھن تھے توڑ آئے ہیں

آنسوؤں میں کہاں لہو کی رمق ❊ قطرہ قطرہ نچوڑ آئے ہیں

شب تاریک و تارِ فرقت میں ❊ غم کا بازو مروڑ آئے ہیں

شیخ صاحب درِ سیاست پر ❊ دین کا بھانڈا بھی پھوڑ آئے ہیں

جا کے سازِ ازل سے پھر تنویر

تارِ قلب اپنا جوڑ آئے ہیں

رمضان المبارک ـــ سراسر خیر و برکت کا مہینہ

شیخ غلام مجتبیٰ صاحب کوئٹہ

(۱)

ماہِ رمضان المبارک اپنی تمام پُر انوار رعنائیوں کے ساتھ سُرعت کے ساتھ گزرتا جا رہا ہے۔ یہ مبارک و بابرکت مہینہ اپنے دامن میں سراسر خیر و برکت کے سامان رکھتا ہے! اللہ تعالیٰ کی بخشش و مغفرت اور افضال بے پایاں کے بحرِ مواج کی جولانی ان ایام میں عروج و کمال تک پہنچ جاتی ہے اور رحمت و فیضانِ الٰہی کے لامتناہی سمندر کی امواج کرم لپک لپک کر غریقِ معاصی کو اپنی پناہ میں لینے کے لئے مضطر و بے قرار ہوتی ہیں۔ اللہ العالمین اپنی صفت مالکیت کے ساتھ مالکِ حقیقی کی صورت میں عام منادی فرماتے ہیں!

ھل من مستغفر

کوئی ہے بخشش کا طالب

ھل من سائل

کون ہے جو اپنی مراد سے بامراد ہونا چاہتا ہے وہ اپنے دامن کو پھیلائے کہ میں اسے اپنے کرم کے خزانہ سے پُر کر دوں۔

اس ماہ میں ملائکہ مقربین کو صف در صف ساکنانِ ارض کی طرف اُتارا جاتا ہے کہ وہ لوگوں میں اس اعلان کو عام کریں کہ ربّ العزت والکرم کی طرف سے اذنِ عام ہے کہ گناہوں سے تائب ہونے والوں کو بلا خوف و حزن ہماری بارگاہ میں رسائی حاصل ہو سکتی ہے۔ غفران و امان اور سلامتی کے دروازے کھلے پائیں گے۔

سلامٌ قولاً من ربٍّ رحیم

یعنی ابن انت یا ربیّ پکارنے والے کو نِعم انّی قریبٌ کا مژدۂ جانفزا کہہ کر تسلی دیتا ہوں۔ ہر ایک طالبِ مغفرت کے لئے اس ماہ مبارک میں عام اجازت ہے کہ وہ تلافی مافات کے لئے اپنی غلطیوں۔ فروگزاشتوں نافرمانیوں کوتاہیوں اور سستیوں نیز دانستہ یا نادانستہ کردہ گناہوں کو ندامت کی آگ فروزاں کر کے چشمانِ گریاں کے آنسوؤں سے اپنے اعمال کی سیاہی کو دھو ڈالے۔

(۲)

کلامِ الٰہی اور فرمودۂ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ امر ثابت شدہ حقیقت ہے کہ اسلام کی جملہ تعلیمات پُر حکمت ہیں تمام احکام سے زیادہ تاکید حصولِ تقویٰ پر دی گئی ہے چنانچہ معاشرہ میں جس قدر دینی یا دنیاوی امور و معاملات وقوع میں آ سکتے ہیں ان سب کی علتِ غائی میں اصل الاصول تقویٰ رکھا گیا ہے اور تمام اعمال کی قبولیت یا پرکھ کیلئے تقویٰ کو ایک کسوٹی اور معیار قرار دیا ہے۔

(۳)

یہ تقویٰ کی کارفرمائی کا نتیجہ ہوتا ہے کہ انسان تقرب الی اللہ سے ممتاز کیا جاتا ہے اور اسے یہ پیغام جانفزا سُنایا جاتا ہے

ادعونی استجب لکم

یعنی اے میرے بندو جب تم پر مصائب و آلام کی گھٹائیں چھا رہی ہوں اور تم کرب و بلا کی چکّی میں پیسے جا رہے ہو۔ ناامیدی اور بے قراری کے اتھاہ سمندر میں غرق ہو چکے ہو اور تمہاری حالت کشتی میں ایسے سوار کا نقشہ پیش کر رہی ہو جس کا ناخدا اپنا پتوار کھو چکا ہو اور تند و تیز موجیں کشتی کو ڈبونے کے درپے ہوں اور تمہارے لئے راہِ نجات مسدود ہو چکی ہو ایسے نازک وقت میں میں تمہاری پکار کو سُنوں گا اور اچانک میری قدرت کا ہاتھ غیب سے نمودار ہو گا تم دیکھو گے کہ وہی طوفانِ بلا جو تمہیں موت کے منہ میں لے جا رہا تھا چشم زدن میں ساکت و صامت ہو جائے گا۔ اور یہی تقویٰ تمہارے اندر شمعِ نورانی بن کر چمکے گا جس کے ذریعہ تیرگی ظلمت یک دم کافور ہو گی اور تقویٰ تمہیں ایسی طاقت عطا کرے گا جس کے سہارے تم پھر کھڑے ہو سکو گے۔ تقویٰ تمہیں ایسی جولانی عطا کرے گا جس سے تمہارے کمزور بازو فرشتوں کے شانہ بشانہ پرواز کر سکیں گے اور تقویٰ ہی تمہارے لئے نفسِ مطمئنہ کا قالب روحانی پیدا کر کے تمہارے لئے بارگاہِ الٰہی کے حضور میں حاضری کے لئے زادِ راہ تیار کرے گا جس کی آخری منزل فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی کا مژدۂ جانفزا ہے۔

(۴)

رمضان المبارک کو بطور تمثیل میں ایک روحانی طیران گاہ خیال کیا جا سکتا ہے اور تقویٰ کو اس طیران گاہ کا جہاز اور اعمالِ صالحہ کو اس کا ایندھن اور روحِ انسانی کو اس کی سوار اور بارگاہ احدیت کو آخری منزل سمجھئے۔ رمضان المبارک اسی سیرِ روحانی کی مشقِ مسلسل کا نام ہے اور یہ ملکوتی پرواز سبک باروں یعنی ہلکے پھلکے لوگوں کی قسمت کا

نصیبہ ہے۔ جنہوں نے اپنے دلوں کو دُنیائے ثبات کی ملونی سے پاک رکھا اور وہ حیات مستعار کی چند روزہ نعمتوں پر فریفتہ نہ ہوئے۔ آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب فرمایا۔

هلكَ المُثقَلُونَ ونجا المخَفّفُونَ۔

یعنی ہلاک ہوئے وہ جن کے بار گراں تھے اور نجات پا گئے وہ جو سُبک بار تھے۔

ماہ رمضان المبارک کے یہ چند گنتی کے دن ہمیں اس امر عظیم کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ روح کی الائشوں کو بھوک اور پیاس کی بھٹی پر چڑھا کر ہماری یاد اور ذکر سے صاف کرو۔ اور جو گراں باری اور دُنیا کی محبت تمہارے نفسوں نے اختیار کر رکھی ہے اُسے ہلکا پھلکا کرو۔ جیسے طغیانی کے وقت موت کو سامنے دیکھتے ہوئے ڈوبتی ناؤ کے مسافر اُسے ہلکا کرنے کے لئے بے دریغ اپنا قیمتی سامان پانی میں پھینک دیتے ہیں تا اُن کی جان سلامت رہے۔

(۵)

ماہ رمضان المبارک کے مسائل و فضائل ایک زندہ جاوید حقیقت ہیں۔ یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس کا آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شدت سے انتظار فرماتے اور جب ہلال رمضان گوشہ آسمان پر ہویدا ہوتا تو آپ عبادت و ریاضت اور سخاوت کے لئے کمربستہ ہو جاتے اور اہل و عیال اور صحابہ کرام کو اس کی برکات سے پورا پورا حصہ لینے کی تلقین فرماتے اس ماہ مبارک کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ نزولِ قرآن جو بنی نوع انسان کے لئے تا قیامت ہدایت کا پیغام آفرین ہے۔ اسی ماہ محترم میں مقدر تھا۔ وہ رات ہاں وہ مبارک پُر نور رات جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ اس مبارک مہینہ کی آخری عشرہ کی ایک رات ہے جس کو قرآن مجید میں لیلۃ القدر کے نام سے پکارا گیا ہے۔ اور اس رات کی عبادت کا ثواب ایک ہزار ماہ کی عبادت کے ہم پلّہ قرار دیا۔

(۶)

ان دنوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجسم جُود و سخا کی تصویر بن جاتے۔ اور صدقہ و خیرات میں اس قدر تسلسل ہوتا کہ جیسے ایک نہ ختم ہونے والی باد بہاری ہو۔ ماہ رمضان المبارک نفس انسانی کی سرکشی کو پامال کرنے کا ایک واحد ذریعہ ہے۔ ہر وہ شخص جس پر روزہ فرض ہے۔ ایک وقت مقررہ تک کھانے پینے اور دیگر تمام حلال و جائز امور سے بکلی اجتناب اختیار کر کے اس امر کی متواتر مشق کرتا ہے جس سے نفس انسانی کی خواہشات کا استیصال ہو سکے۔ ثانیاً بھوک اور پیاس کا مزہ چکھ کر وہ معاشرہ کے ایسے ان گنت افراد کے ساتھ اپنا ناطہ جوڑتا ہے جنہیں دو وقت نانِ جویں مُیسّر نہیں۔ چنانچہ تونگر اور نعمتوں سے مالا مال اُمرا کے دلوں میں اپنے غریب لاچار اور نادار و معذور بھائیوں کے لئے ہمدردی کے جذبات اُجاگر ہوتے ہیں۔ اور جب یہ احساس اُن کے دلوں پر چوٹ لگاتا ہے اُن کے دل تار تار ہو کر مضراب کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ پھر وہ اُخوت کی شہنائی میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ جن کی خوش آئند اور پر سرور اور مہر و محبت سے بھری ہوئی آواز غُربا کے لئے شفقت و رافت کے بند دریچے کھول دیتی ہے۔ اور یہی مضراب محبت امیر و غریب اور بندہ و آقا کی تمیز ختم کر کے باہمی اخوت اور یگانگت کا ماحول پیدا کر دیتی ہے اور محمود و ایاز ایک صف میں شانہ بہ شانہ کھڑے نظر آتے ہیں۔

ماہ صیام کی فرضیت کی غرض و غایت بھی تقویٰ کے حصول کی نشاندہی کرتی ہے۔

- تقویٰ ایک ایسی ڈھال ہے۔ جس کے ذریعہ ہم شیطان لعین کے مکائد اور شرور سے مامون اور محفوظ رہتے ہیں۔
- تقویٰ ایک ایسی بُنیاد ہے جس پر ہم اعمال صالحہ سے مُزیّن عمارت تعمیر کر سکتے ہیں۔
- تقویٰ ایک ایسا شجرۂ طیبہ ہے۔ جس کے شیریں پھل رُوحِ انسانی کی غذا ہوتے ہیں۔
- تقویٰ ایک ایسا رُوحانی زیور ہے۔ جو ہمارے اعمال کو زیب و زینت اور جمال و آرائش بخشتا ہے۔
- تقویٰ ایک مئے روحانی ہے۔ جس کو عاشقانِ الٰہی پی کر دیدار الٰہی کی لذت سے فیض یاب ہوتے ہیں۔
- تقویٰ ایک ایسی نورانی تصویر ہے جس کے ذریعہ اسلام کی چہرہ نمائی اَتم طور پر ہو سکتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقویٰ کی کیسی جامع تعریف کرتے ہوتے فرمایا ؎

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ
مبارک وہ ہے جس کا نام تقویٰ

سُنو ہے حاصل اسلام تقویٰ
خُدا کا عشق مے اور جام تقویٰ

(۷)

ماہ رمضان المبارک میں سحری کھلانا اور روزہ افطار کرانے کا عظیم الشان اجر و ثواب مقرر ہے۔ جو شخص شرعی عذر کی بنا پر روزہ نہیں رکھ سکتا۔ اُس پر بھی فدیہ مقرر ہے اور ماہ مبارک کے اختتام پر بارگاہ الٰہی میں اظہار تشکر اور اُس کی تسبیح و تحمید و تکبیر کے لئے نماز عید مقرر ہے۔ اور اسی خوشی میں اجتماعی کیفیت پیدا کرنے کے لئے صدقۃ الفطر مقرر فرمایا۔ تا عامۃ المسلمین میں جو غربا ہیں وہ بھی عید کے مسرت انگیز لمحات میں اپنے امیر بھائیوں کے پہلو بہ پہلو نظر آئیں اور دُور رہ کر احساس کمتری میں مبتلا نہ ہوں۔ اور یہ امر اس بات کی بالبداہت نشاندہی کرتا ہے کہ اسلام میں خواہ کوئی امیر ہو۔ غریب کمزور ہو یا طاقت ور۔ کالا ہو یا گورا یا مشرقی ہو یا مغربی کُلّھم سلکِ محمدی کے تابندہ موتی ہیں اور یہی غرض ماہ رمضان المبارک کی ہے۔ دُعا ہے کہ ہم حضرت خلق کے اشعار کو اپنائیں جس کے نتیجہ میں عشقِ الٰہی کی مے تیار ہو گی اور تقویٰ کے جام پی کر دیدار الٰہی کی لذت سے فیضیاب ہوں۔ آمین

حضرت مولوی محمد عثمان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کی وفات

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ حضرت مولوی محمد عثمان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازی خاں ۴-۱۲-۶۴ء کو اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ اناللّٰہ وانا الیہ راجعون۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی صحابہ میں سے تھے۔ آپ کی بیعت ۱۹۰۴ء سے پہلے کی ہے۔ تونسہ شریف کے ایک معزز گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن تعلیم و تربیت کے بعد آپ نے ڈیرہ غازی خاں میں رہائش اختیار کی۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ "میں نے ۱۸۹۸ء میں مڈل پاس کیا۔ کچھ عرصہ بعد احمدیت قبول کر لی۔ ۱۹۰۶-۸ء میں آپ گورنمنٹ سکول کے ریاضی کے ٹیچر رہے۔ پھر انقلاباتِ زمانہ کی وجہ سے پرانا شہر ڈیرہ غازی خاں دریا برد ہو گیا۔ اور آپ نئے شہر میں تشریف لائے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر بیاسی سال تھی۔ چندہ وصیت کے مطابق ادا فرماتے تھے۔ بڑے مخلص اور محنتی بزرگ تھے۔ عرصہ دراز سے مسلسل جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کے امیر چلے آ رہے تھے۔ آپ نے مسجد احمدیہ کی توسیع فرمائی۔ مسجد میں مہمانوں کیلئے مکان مقامی اخراجات پورے کرنے کیلئے دو دکانیں اور مطالعہ کے لئے دارالمطالعہ تعمیر فرمایا۔ آپ کی خواہش تھی کہ مربی کیلئے کمرہ تعمیر کیا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب مقامی جماعت جلد اس کی تعمیر شروع کرا رہی ہے۔ جب کسی دوست کو تکلیف ہوتی تو اس بڑھاپے کی حالت میں بھی خود پیدل چل کر اس کی امداد کو پہنچتے۔ آپ خادم مسجد کی موجودگی میں بھی مسجد میں جھاڑو دیا کرتے تھے۔ اور فرماتے کہ اس سے ثواب ہوتا ہے۔

آپ بلاناغہ پانچوں وقت نماز پڑھنے تشریف لے آتے تھے۔ مبلغین سلسلہ سے بیحد محبت کرتے فرمایا کرتے کہ ان سے ہمارا روحانی رشتہ ہے۔ اس لئے ہر حالت میں مہربانی، شفقت اور ملاطفت سے پیش آ کر ان کی خدمت کرنی چاہیئے۔ ایک موقع پر آپ نے مسجد میں ایک تحریر لکھوا کر آویزاں کی جس میں آپ نے تحریر فرمایا:۔

"برادران! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،
خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے آپ کو اشاعت و ترقی اسلام کیلئے منتخب کر کے احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق دی۔ آپ خدا کے اس انتخاب کی قدر کریں اور اس کے مناسب حال قربانیاں کر کے خدا تعالیٰ سے اجر پانے کی کوشش کریں۔ فقط دُعاگو۔ محمد عثمان"

آپ بڑے نیک متقی اور پرہیزگار تھے گھر کے قریبی ہمسائیوں نے بتایا کہ بڑھاپے کے باوجود ہمیں پانی بھر دیا کرتے تھے۔ آپ کے گھر میں ہم سے مسجد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفۃ المسیح الثانی کی نظمیں سنا کرتے تھے۔ فرماتے کہ حضور اقدس کی نظموں اور کتابوں کا خوب مطالعہ کیا کریں۔ کیونکہ اس سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ تراویح پڑھانے کے لئے آپ نے اپنے عزیز بیٹے حافظ محمد عمر خان صاحب کو خود قرآن مجید حفظ کرایا۔ جن سے ہم ایک ربع صدی سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔

حضرت مولوی صاحب بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ احمدیت کے حقیقی فدائی تھے خاکسار اس سانحہ کو جماعتی طور پر ایک بہت بڑا خلا سمجھتا ہے۔ اس لئے قارئین کرام۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام بزرگوں سے دعا کی استدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آپ کے لواحقین اور ہمیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(خاکسار۔ جمیل احمد خان متعلم۔ بی۔ اے
ابن محمد مسعود خان صاحب معلم دینی
ڈیرہ غازی خاں)

هر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔
(مینیجر)

فطرانہ

عید سے پہلے فطرانہ کا ادا کرنا ہر مسلمان کے لئے لازمی ہے۔ اس کی شرح ہر فرد کے لئے ایک صاع غلہ ہے جس کی قیمت موجودہ نرخ کے حساب سے ایک روپیہ کے قریب ہے۔ لہذا فطرانہ کی شرح ایک روپیہ فی کس مقرر کی گئی ہے۔ اگر کوئی شخص پوری شرح پر فطرانہ ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ نصف شرح سے ادا کر سکتا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ خاندان کے تمام افراد کی طرف سے فطرانہ ادا کیا جائے حتیٰ کہ نوزائیدہ بچہ کی طرف سے بھی اسکے والدین مقررہ شرح کے مطابق فطرانہ ادا کریں۔

حسب سابق تمام مقامی جماعتیں فطرانہ کی رقم کا دسواں حصہ براہ راست جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو بھجوا دیں۔ ربوہ کے محلہ جات کی طرف سے چوتھا حصہ آنا چاہیئے، تا اس رقم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں مرکز کے مستحق یتامیٰ، مساکین اور نادار افراد میں تقسیم کیا جائے۔ باقی رقم مقامی غربا میں تقسیم کی جائے۔ البتہ اگر کچھ رقم بچ رہے تو وہ جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام بھجوا دی جائے۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

سیکرٹریان تحریک جدید اور ناظمین تحریک جدید خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

سیکرٹریان تحریک جدید جماعتہائے احمدیہ کو مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کا بہترین تعاون مہیا کرنے کے لئے محترم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے یہ متفقہ طور پر منظور فرما لیا ہے۔ کہ خدام الاحمدیہ کے ناظمین تحریک جدید اپنے اپنے مقام کے سیکرٹریان تحریک جدید کے اسسٹنٹ کے طور پر متصور ہوں گے۔ گویا ناظم تحریک جدید اسسٹنٹ سیکرٹری تحریک جدید ہو گا۔

پس سیکرٹریان تحریک جدید اور ناظمین تحریک جدید خدام الاحمدیہ کو چاہیئے۔ کہ تحریک جدید کے جملہ مطالبات جماعتوں میں زیادہ سے زیادہ مقبول اور معروف بنانے کے لئے بہترین اشتراک عمل کا پروگرام بنا کر دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع کریں۔

اگر کسی جماعت میں تاحال سیکرٹری تحریک جدید کا انتخاب عمل میں نہیں آیا۔ تو اس جماعت کے امیر یا صدر صاحب سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد موزوں انتخاب سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں تا وکیل اعلیٰ صاحب کی منظوری حاصل کر لی جائے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

دعائے نعم البدل:۔

میرے خالہ زاد بھائی برادرم صفدر علی خاں صاحب طارق کو اللہ تعالیٰ نے ۵ جنوری ۱۹۶۵ء کو لڑکی عطا فرمائی جو چند ساعت زندہ رہ کر فوت ہو گئی۔ اِنّا لِلّٰہ واِنّا اِلیہِ راجعون

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ برادرم اور ان کی اہلیہ کو صبر جمیل کی توفیق اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار محمد اسمٰعیل لقاپوری عفی عنہ ۱۰۶/۴ - ایسے سینیا لائینز۔ کراچی)

درخواستہائے دُعا:۔

● میں عرصہ دراز سے ایک ٹانگ کی خرابی کی وجہ سے تکلیف میں ہوں۔ اب میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہوں۔ دو اپریشن ہونے والے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفائے کامل عطا فرما دے۔

(غلام احمد تسکین کریم پارک راوی روڈ۔ لاہور)

● مکرم ضیاء الدین صاحب آف نیاز بیگ کا پیٹ کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(شریف احمد رازی دفتر الفضل ربوہ)

● بندہ چند ایک مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار۔ ۱/۲۱ خادم مسجد احمدیہ ڈیرہ غازیخاں بلاک نمبر ۳)

نظارت تعلیم کے اعلانات

● **ٹریننگ کمرشل گروپ سٹوڈنٹس:۔** والٹن ٹریننگ سکول۔ پی۔ ڈبلیو ریلوے لاہور کینٹ۔ اسامیاں ۱۰۶ عرصہ ٹریننگ پانچ ماہ

از ۱/۳/۶۵۔ الاؤنس دوران ٹریننگ ۵۰/-۔ ماہوار تنخواہ بطور کمرشل کلرک ۱۱۵-۱۷۵-۱۱۵ الاؤنس علاوہ -

شرائط:۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۱/۳/۶۵ کو ۱۸ تا ۲۴۔ درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی یک روپیہ میں معرفت دفتر روزگار ۸/۲/۶۵ تک بنام نزدیک ترین ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ۔ (پ۔ٹ ۱۸/۱/۶۵)

● **پاکستان ائیرفورس شارٹ سروس کمشن:۔** ایجوکیشن برانچ۔ پائلٹ افسر۔ تنخواہ ۵۰۰/- دس سال سروس پر پنشن۔

شرائط:۔ ایم اے (سائیکالوجی) یا ایم۔ اے (جغرافیہ) فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن۔

درخواستیں معہ مصدقہ نقول سندات و ۳ عدد پاسپورٹ سائز فوٹوز ۲۵/۱/۶۵ تک بنام ڈائرکٹر آف ایجوکیشن۔ ایئر ہیڈکوارٹرس پشاور (پ۔ٹ ۷/۱/۶۵)

● **بھرتی اسسٹنٹ ٹریفک مینیجرس:۔** تنخواہ: ۳۵۰-۲۰-۵۵۰۔ شرائط:۔ سیکنڈ کلاس گریجوایٹ۔ مکینیکل مینٹیننس کی واقفیت و تجربہ عمر ۲۰ تا ۲۵۔ درخواستیں ۲۲/۱/۶۵ تک بنام سکرٹری روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن ہاؤس A-11 ایجرٹن روڈ لاہور۔ (پ۔ٹ ۱۶/۱/۶۵)

● **بھرتی ائیرمین و ایجوکیشن انسٹرکٹرس:۔** پروگرام ریکروٹنگ آفیسر۔ سیالکوٹ ۱۸/۱/۶۵۔ لائل پور ۲۲/۱/۶۵۔ ملتان ۲۷/۱/۶۵۔ ہیڈکوارٹرس آفس لاہور میں بھرتی ۲/۲/۶۵ تک۔ شرائط ائیرمین:۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ غیر شادی شدہ عمر ۱۶ تا ۲۸ شرائط انسٹرکٹرس (فلائٹ سارجنٹ) بی ایس سی (انگلش۔ فزکس۔ ریاضی) اے کورس یا بی اے سیکنڈ ڈویژن (پ۔ٹ ۱۶/۱/۶۵)

(ناظر تعلیم)

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

ضرورت گریجوایٹ لیڈی کلرک

جامعہ نصرت برائے خواتین کے لئے ایک بی۔ اے پاس لیڈی کلرک کی ضرورت ہے۔ جو دیگر دفتری امور کے علاوہ اُردو اور انگریزی کی خط و کتابت بھی کر سکے۔

درخواستیں معہ نقول سندات و تصدیق پریذیڈنٹ مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۶۵ء تک بنام پرنسپل جامعہ نصرت ارسال کریں۔ (پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

”کامیابی کی راہیں“

الحمد للہ احباب جماعت نے شعبہ اطفال الاحمدیہ کی شائع شدہ کتب ”کامیابی کی راہیں“ کو پسند فرمایا اور جلسہ سالانہ کے موقع پر سارے سیٹ فروخت ہو گئے۔ اب پہلے حصے (قیمت تیس پیسے) اور دوسرے حصے (پچاس پیسے) کے کچھ نسخے مل سکتے ہیں۔ دوست جلدی حاصل کر لیں۔ نیز ان کتب کا دوسرا ایڈیشن جلدی شائع کرنے کا پروگرام ہے جو دوست ان کتب کو بہتر بنانے کے لئے مشورہ دینا چاہتے ہوں وہ ہر قسم کے مشورے جلد از جلد بھجوا دیں۔ تا انہیں بچوں کے لئے مزید دلچسپ بنایا جا سکے۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اطفال کی رپورٹ

قائدین مجالس اور ناظمین اطفال کی یہ اہم ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی کارگزاری کی ماہانہ رپورٹ ۱۵ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیا کریں۔

کیا آپ نے اس ماہ کی رپورٹ بھجوا دی ہے؟ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

● اس سال عاجز کے حج بدل کا قرعہ نکل آیا ہے۔ اور ۱۳ مارچ کا بحری جہاز تجویز ہوا ہے۔ مگر یہ عاجز ۲۱ جنوری ۱۹۶۵ء (بروز جمعرات) کو ہی بذریعہ ریل ربوہ سے روانہ ہو کر رحیم یار خاں شہر میں جانیکا ارادہ رکھتا ہے۔ اور وہاں سے پھر اپنے خاص سائیکل پر اپنا یہ سفر شروع کر کے کراچی پہنچنے کی کوشش کریگا۔ یہ حج بدل جناب محترم آپا محمودہ سلطانہ صاحبہ اپنے خاوند مرحوم محترمی شیخ میاں محمد حسین صاحب مرحوم ساکن لائلپور کے لئے کروا رہی ہیں۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی نصرت سے یہ سفر خیر و خوبی سے طے کرائے۔ اور حج کی برکات سے وافر حصہ دے۔ (عاجز قریشی محمد حنیف قمر علوی سائیکل سیاح)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لندن ۲۰ر جنوری۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر بھٹو نے کہا ہے کہ برطانوی حکومت اس خیال سے متفق ہے کہ پاکستان اور بھارت کی دوستی اور خوشگوار تعلقات کا انحصار مسئلہ کشمیر کے حل پر ہے۔ مسٹر بھٹو نے یہ بات کل رات برطانوی وزیر دولت مشترکہ مسٹر آرتھر باٹم لی اور وزیر دفاع مسٹر ڈینس سے ملاقات کے بعد اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے بتائی۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے برطانوی وزراء سے ملاقاتوں کے دوران ان پر واضح کر دیا ہے کہ پاکستان امریکہ اور برطانیہ کی جانب سے بھارت کو دی جانے والی فوجی امداد کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے کیونکہ بھارت کی فوجی طاقت میں اس اضافے سے اس علاقے میں طاقت کا توازن بگڑ گیا ہے اور کشیدگی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے جو اس علاقے میں امن کے لئے خطرہ ہے۔

پاکستان اور روس کے درمیان اس امر پر سمجھوتہ ہو گیا ہے کہ ایٹمی اسلحہ کی افزائش کی روک تھام اور ایشیا میں اسلحہ بندی کی دوڑ کے سدباب کے لئے جو بھی بین الاقوامی انتظامات کئے جائیں ان میں عوامی جمہوریہ چین کو شریک کرنا لازمی ہے۔ یہ انکشاف پاکستان کے وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو نے کیا ہے۔ وہ بون اور ماسکو کے دورے کے بعد لندن پہنچنے پر پاکستانی نامہ نگاروں سے گفتگو کر رہے تھے۔

کراچی ۲۰ر جنوری۔ چیف الیکشن کمشنر مسٹر جی معین الدین نے کہا ہے کہ ان کے علم میں ایک بھی ایسا واقعہ نہیں آیا جس میں صدارتی انتخابات کے دوران کسی قسم کی دھاندلی کی شکایت کی گئی ہو۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انتخابات انتہائی منصفانہ طور پر ہوئے ہیں اور ملک میں اس سے قبل اتنے منصفانہ انتخابات نہیں کرائے گئے۔

مسٹر جی معین الدین یہاں قصر ناز میں اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

لاہور ۲۰ر جنوری۔ مغربی پاکستان کے مختلف شہروں میں بارش اور پہاڑی علاقوں پر برفباری کے باعث سردی میں اضافہ ہو گیا ہے۔

محکمہ موسمیات کے مطابق کل لاہور، پشاور، راولپنڈی اور ملتان ڈویژن کے بعض علاقوں میں ہلکی بارش ہوئی جس سے درجہ حرارت کافی گر گیا ہے۔ پشاور میں دو روز سے بارش جاری ہے۔ مری میں منگل کو دو فٹ برف پڑی جس سے راولپنڈی کا بھی درجہ حرارت کم ہو گیا۔

محکمہ کا یہ بھی کہنا ہے کہ مغربی پاکستان میں سردی کی طویل لہر آئی ہے جو چند روز جاری رہے گی۔ بارش کی بدولت فصلوں پر اچھا اثر پڑے گا۔ اور جن علاقوں میں کاشت کے لئے صرف بارش پر انحصار کیا جاتا ہے وہاں بوائی ممکن ہو سکے گی۔

ڈھاکہ ۲۰ر جنوری۔ صدر ایوب نے کل یہاں تمام تعلیمی اداروں میں جسمانی تربیت کی تعلیم اور سپورٹس کو رواج دینے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ پی ٹی اور سپورٹس نوجوانوں کی جذباتی قوتوں کو کنٹرول کرنے کا بہترین طریقہ ہے مجھے یقین ہے کہ تیس سے چالیس منٹ کی پی ٹی کے ذریعہ نوجوانوں کا جسم سڈول ہو جاتا ہے اور ان میں شر کا مادہ ختم ہو جاتا ہے۔

سری نگر ۲۰ر جنوری۔ رائے شماری محاذ کے صدر مرزا افضل بیگ نے کہا ہے کہ اگر بھارت اور مقبوضہ کشمیر کی کٹھ پتلی حکومت نے کشمیریوں پر اپنے استبدادی ہتھکنڈے استعمال کرنا ترک نہ کئے تو مقبوضہ کشمیر میں بغاوت پھیل جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ جب بھی کشمیری عوام کسی غلط اقدام پر اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں تو بھارتی حکام کی سخت گیر مشینری کی پوری طرح حرکت میں آ جاتی ہے وہ بھارتی آئین کی دفعات ۳۵۶ اور ۳۵۷ کے نفاذ پر کشمیری عوام کے احتجاج پر تبصرہ کر رہے تھے۔

ادھر مقبوضہ کشمیر کے وزیراعظم مسٹر جی ایم صادق نے جو آج کل دہلی میں ہیں کہا کہ مقبوضہ علاقے میں شیخ عبداللہ کی اس اپیل کا کوئی اثر نہیں ہوا کہ کانگریس کی رکنیت قبول نہ کی جائے انہوں نے دعوے کیا کہ لوگ دھڑا دھڑ کانگریس میں شامل ہو رہے ہیں اور ان میں نام نہاد اسمبلی کے ارکان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے مسٹر صادق نے بتایا کہ مقبوضہ کشمیر میں کانگریس کو مقبول بنانے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں گے عنقریب جموں اور سری نگر دونوں جگہ کانگریس کے دفاتر کام کرنے لگیں گے۔ اور اسمبلی میں کانگریس کی پارلیمانی پارٹی کی جگہ کانگریس پارلیمانی پارٹی لے لے گی۔

لاہور ۲۰ر جنوری۔ صوبائی وزیر تعلیم میاں محمد یٰسین وٹو نے صوبے کے منتخب حضرات اور یونین کونسلوں کے ارکان سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں ابتدائی تعلیم کو فروغ دینے کے لئے سکولوں کی عمارات کی تعمیر کے لئے آگے بڑھیں اور رضاکارانہ طور پر عمارات تعمیر کر کے ملک کی تعلیمی ترقی میں حصہ لیں۔ وزیر تعلیم نے یہ اپیل منگل کی صبح کو صوبائی اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران کی۔ وزیر تعلیم وقفہ سوالات کے دوران ارکان کی طرف سے کی جانے والی نکتہ چینی کا جواب دے رہے تھے۔

سائیگون ۲۰ر جنوری۔ جنوبی ویٹ نام کے امریکی ذرائع اور سرکاری حلقوں نے دعوے کیا ہے کہ میکانگ ڈیلٹا کے علاقے میں امریکی بمبار طیاروں نے ۵ مختلف حملوں میں اندھا دھند گولیاں برسا کر ڈھائی سو ویٹ کانگ چھاپہ ماروں کو ہلاک کر دیا۔ امریکی فضائیہ کی جانب سے یہ حملے ۱۴ اور ۱۲ر جنوری کے درمیانی عرصے میں کئے گئے۔

ملک کے مختلف حصوں میں سرکاری فوجوں نے ویٹ کانگ سے ہمدردی رکھنے والی دیہی آبادیوں پر بھرپور حملے کئے جن میں سینکڑوں افراد ہلاک ہو گئے۔ متعدد افراد کو شبہ کی بنا پر گرفتار کیا گیا سینکڑوں رہائشی مکانات اور جھونپڑیوں کو بموں سے تباہ و برباد کیا گیا۔

امریکی ذرائع کے مطابق ۱۴ر سے ۱۲ر جنوری تک میکانگ ڈیلٹا کے علاقے پر امریکی فضائیہ کے لڑاکا اور بمبار طیاروں نے مشین گنوں سے گولیاں برسائیں اور اندھا دھند بم پھینک کر ڈھائی سو ایسے افراد ہلاک کر دیئے جن کے بارے میں یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہ سب ویٹ کانگ گوریلے تھے۔

"عالمی سائنسدانوں میں ایک عظیم شخصیت ــــ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام"

"آپ کے فرصت کے لمحات کا بہترین مصرف قرآن پاک کا مطالعہ ہے"

"اکثر و بیشتر آپ اپنے سائنسی مقالوں میں قرآن پاک کا حوالہ دیتے ہیں"

برٹش انفارمیشن سروس کراچی کے زیر اہتمام شائع ہونے والے پندرہ روزہ رسالہ "اطلاعات" کے ۱۶ رجنوری ۱۹۶۵ء کے شمارہ میں پاکستان کے شہرۂ آفاق سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کے سائنسی کارناموں کے متعلق ایک دلچسپ مضمون شائع ہوا ہے جسے ہم رسالہ مذکور کے شکریہ کے ساتھ ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔

"پاکستان کے شہرۂ آفاق ماہر ریاضیات دسائنسدان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام جو ان دنوں لندن کے ایک مغربی ضلع پٹنی میں مقیم ہیں ۳۰ر نومبر کو رائل سوسائٹی کا ہیوز میڈل حاصل کرنے والے سب سے کم عمر فرد بن گئے۔ وہ پہلے ہی سے رائل سوسائٹی کے ایک "فیلو" ہیں برطانوی دنیائے سائنس میں اس اعزاز کی سب سے زیادہ خواہش کی جاتی ہے۔

مادی ذرات (ELEMENTARY PARTICLES) اور مقداری میکانیات (QUANTUM MECHANICS) کے نظریے کے سلسلے میں پروفیسر موصوف کے غیر معمولی کارنامے کو پچھلے دنوں رائل سوسائٹی کے سالانہ عشائیہ میں اس کے آسٹریلوی نژاد صدر سر ہاورڈ فلورے نے خاص سراہا ہے

پروفیسر عبدالسلام کا تعلق پنجاب کے کھتی برادری سے ہے۔ ان کا خاندان مغربی پاکستان کے ایک چھوٹے سے وسطی قصبے جھنگ میں آباد ہوا اور ۱۹۲۶ء میں یہیں ان کی ولادت ہوئی۔

۱۹۴۰ء میں پنجاب میٹرک امتحان میں جب وہ چالیس ہزار امیدواروں میں سر فہرست رہے تو یہیں ان کی صلاحیتوں کا سب سے پہلے اعتراف کیا گیا۔

انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں جو انھوں نے اپنے قصبے کے کالج سے پاس کیا تھا وہ ایک بار پھر صوبے بھر میں اوّل آئے۔ انھوں نے بیچلر آف آرٹس کی سند پنجاب یونیورسٹی سے حاصل کی اور ایک بار پھر سر فہرست رہے۔ ۱۹۴۶ء میں انھوں نے ریاضی میں ماسٹر آف آرٹس کی سند حاصل کی اور دوبارہ امیدواروں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے۔ انعام کے طور پر حکومت پنجاب نے ایک خصوصی تعلیمی وظیفہ دیا اور وہ اسی سال کیمبرج یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے انگلستان روانہ ہو گئے۔

۱۹۴۸ء میں انھوں نے ریاضی میں آنرز حاصل کیا اس کے بعد تین سالہ کام کو صرف ایک سال میں مکمل کر کے کیمبرج میں انھوں نے "فزکس ٹرائپاز" (طبیعیات کی امتیازی سند) حاصل کی۔ اور ۱۹۴۹ء میں طبیعیات اور ریاضی میں "ڈبل فرسٹ" بن گئے۔

کیمبرج میں ایک سال کی تحقیق کے بعد ۱۹۵۱ء میں پرنسٹن (امریکہ) کے انسٹی ٹیوٹ آف ایڈوانسڈ اسٹڈی میں انھیں فیلو شپ دیا گیا۔ یہاں انھوں نے پروفیسر اوپن ہیمر کے ہمراہ کچھ عرصے کام کیا۔ اسی سال وہ اپنے کالج سینٹ جانز واقع کیمبرج میں "فیلو" منتخب ہو گئے۔

اگلے سال وہ پاکستان آ گئے۔ اور پنجاب یونیورسٹی میں انھیں شعبہ ریاضی کا پروفیسر اور صدر مقرر کر دیا گیا۔ ۱۹۵۴ء میں ریاضی کے لیکچرار کی حیثیت سے وہ کیمبرج واپس چلے گئے ۱۹۵۶ء تک اسی عہدے پر فائز رہے۔ اس درمیان یہ ۱۹۵۵ء اور پھر ۱۹۵۸ء میں انہیں ایٹم برائے امن سے متعلق اقوام متحدہ کانفرنس کا سیکرٹری مقرر کیا گیا۔

جنوری ۱۹۵۷ء میں جب وہ محض ۳۱ سال کے تھے، امپیریل کالج آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لندن میں پروفیسر کی حیثیت سے اپنا موجودہ عہدہ سنبھالنے کے لئے انھوں نے کیمبرج کو خیر باد کہہ دیا۔ آج وہ جس عہدے پر فائز ہیں اسے پہلے اطلاقی ریاضیات کہا جاتا تھا لیکن بعد میں مناسب طور پر اس کا نام نظری طبیعیات رکھا گیا ہے۔ کالج میں ان کا بیشتر تدریسی کام پوسٹ گریجویٹ ریسرچ سے متعلق ہے اس وقت ۲۵ طلبہ ان کی نگرانی میں ڈاکٹریٹ آف فلاسفی کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے نصف طلبہ سمندر پار ممالک سے آئے ہیں۔ ان میں تقریباً نصف طلبہ پاکستانی ہیں۔

گذشتہ تین سالوں میں طبیعیات میں سب سے ممتاز دریافت کے سلسلے میں کیمبرج یونیورسٹی کی جانب سے جب ۱۹۵۷ء میں انہیں ہاپکنس پرائز ملا تو پروفیسر سلام کے کام کو پہلی بار بین الاقوامی سطح پر تسلیم کیا گیا۔ طبیعیات سے متعلق ایک مبادی ذرے "نیوٹرینو" کے جدید نظریئے کے وہ خالق ہیں۔

دوسرے سال کیمبرج یونیورسٹی کی جانب سے انھیں ایڈمز پرائز دیا گیا ۱۹۵۹ء میں انھیں صدر پاکستان کی طرف سے "تمغۂ خدمت" (پرائڈ آف پرفارمینس) اور "ستارۂ پاکستان" دیا گیا۔ وہ رائل سوسائٹی کے "فیلو" بھی منتخب ہوئے۔ اس اعزاز کو حاصل کرنے والے وہ پہلے مسلمان اور پہلے پاکستانی ہیں اپنے انتخاب کے وقت وہ سوسائٹی کے سب سے کم عمر "فیلو" تھے۔

۱۹۶۰ء میں برٹش فزیکل سوسائٹی نے گذشتہ دس سال کے دوران طبیعیات میں "اہم ترین دریافت" کے لئے ایک تمغہ وضع کیا اور پروفیسر سلام کو ان کے "نظریۂ مساوات" پر پہلا تمغہ ملا۔

"تناسب ذرات" سے متعلق ان کا تازہ ترین کام جو طبیعیات کے صف اوّل کے مسائل سے تعلق رکھتا ہے، نیوٹن، آئن سٹائن، ڈریک اور ہائزنبرگ کی روایت میں شامل ہے۔

جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے ۱۹۶۱ء میں پاکستان خلائی کمیٹی کی تشکیل کے وہی ذمہ دار تھے۔ اس کے بعد سے وہ اقوام متحدہ کے زیر اہتمام پاکستان میں نظری طبیعیات سے متعلق ایک ادارہ قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک آزمائشی ادارہ، جو اپنی نوعیت کا پہلا ادارہ ہوگا۔ چار سال کے لئے ایک تجرباتی بنیاد پر اس سال ٹریسٹ میں قائم کیا جا رہا ہے۔ پروفیسر سلام کو اس ادارہ کا پہلا ڈائریکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ اس قسم کے ایک ادارے کی تجویز پاکستان نے پیش کی تھی۔

ایک اور کام جس پر پروفیسر سلام کو بجا طور پر فخر ہے، پاکستان میں جوہری توانائی کمیشن کا قیام اور فروغ ہے اس کے چیئرمین سے قریبی روابط کے ساتھ انھوں نے کام کیا ۱۹۵۹ء سے کمیشن کے ایک ممبر ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ مستقبل قریب میں اسلام آباد کے مقام پر پاکستان میں پہلی ٹیکنیکل یونیورسٹی قائم کی جا سکتی ہے۔

اپنی متعدد اور متنوع سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ ۱۹۶۱ء کے بعد سے وہ حکومتِ پاکستان کے سائنسی مشیر اعلیٰ (چیف سائنٹفک ایڈوائزر) ہیں۔ سائنس اور ٹیکنالوجی سے متعلق اقوام متحدہ کی مشاورتی کمیٹی کے ایک ممبر بھی ہیں۔ یہ اعلیٰ اختیارات کا ایک ایسا ادارہ ہے جو یونسکو، ڈبلیو ایچ او۔ ڈبلیو۔ ایم۔ او۔ جیسے اقوام متحدہ کے تشکیل شدہ سائنسی اداروں کی سرگرمیوں کا جائزہ لیتا اور ان پر عمل درآمد کرتا ہے۔

متعدد سائنسدانوں کے برعکس، پروفیسر سلام دیگر مضامین خصوصاً تاریخ اور جمالیات نیز مذہبی علوم سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان کا ڈرائنگ روم ایرانی طغروں اور قرآن پاک کی خوبصورت کتابت شدہ آیات سے سجا ہوا ہے۔ ان کے ذاتی کتب خانے میں سائنسی اور فنی کتابوں کے علاوہ اسلامی تاریخ پر اردو اور انگریزی کی کتابیں اور مذہب اور احادیث نبوی کی کتابیں موجود ہیں۔ وہ علی الصبح اٹھتے اور اپنا بیشتر کام صبح کے اوقات میں کرتے ہیں۔ اور ۹ بجے رات تک سو جاتے ہیں۔ اپنے کام کے علاوہ ان کا کوئی مشغلہ نہیں ہے اور وہ کوئی کھیل نہیں کھیلتے لیکن ان کے فرصت کے لمحات کا بہترین مصرف قرآن پاک کا مطالعہ ہے وہ اکثر و بیشتر اپنے سائنسی مقالوں میں اس کا حوالہ دیتے ہیں۔

وہ بہت زیادہ مذہبی رجحان کے آدمی ہیں۔ اور سائنسی اور مذہبی کتابوں سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ اپنی پاکستانی بیوی کے ساتھ وہ خوشگوار اور مطمئن زندگی بسر کرتے ہیں ان کے تین لڑکیاں اور چار سالہ لڑکا ہے"

(ماخوذ از "اطلاعات" کراچی بابت ۱۶ رجنوری ۱۹۶۵ء)

مسجد مبارک میں معتکف ہونے والی بہنیں

مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھنے کے لئے مندرجہ ذیل نام اندراج منظور کئے گئے ہیں۔

۱۔ مہر بی بی والدہ ناظر حسین صاحب نول کوٹ جھنگ لاہور
۲۔ امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ خان ضیاء الحق خان صاحب کوئٹہ
۳۔ رشیدہ صاحبہ اہلیہ چوہدری مظفرالدین صاحب ربوہ
۴۔ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر نذیر محمد صاحب ربوہ
۵۔ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ پیر بشیر عالم صاحب گدیکی ضلع گجرات
۶۔ دولت بی بی صاحبہ والدہ غلام دستگیر صاحب لائلپور

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴